facebook.com/madrasatulqaaim
+923332136992
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

اللہ کو راضی کرلیجئے
آپ کی ہر دعا پوری ہوجائے گی

محترم قارئین۔! یہ دنیا تفکّرات و پریشانیوں کا گھر اور غمکدہ ہے۔مختلف لوگوں کی الگ الگ پریشانیاں ہیں۔کبھی مالی پریشانی تو کبھی امراض کی پریشانی، کہیں عزّت کی پریشانی، تو کہیں دشمنوں کی پریشانی، کبھی شادی کی پریشانی، تو کبھی اولاد کی پریشانی۔شادی اور اولاد جس کو وہ رحمت ونعمت سمجھ کر مانگ رہا تھا اور اُن کی خاطر پریشان تھا، جب وہ ملیں تو رحمت کے بجائے زحمت اور نعمت کے بجائے عذاب بن کر آئیں۔پہلے شادی کے لئے مناسب رشتہ نہ مل رہا تھا، جب شادی ہوگئی تو روز روز کے اختلافات و جھگڑے شروع ہو گئے۔

غرض تمام پریشانیوں کی جس قدر طویل فہرست بھی بنالیں، اُن تمام کا واحد علاج صرف اور صرف یہ ہے کہ اپنے مالک کو راضی کرلیا جائے۔

جس کے قبضے میں مال ودولت ، منصب وعزّت ، صحت وتندرستی اور سکون وراحت کے سب خزانے ہیں اُس کو راضی کرلیا جائے۔کیا دین ودنیا کی کوئی بھی نعمت، اللہ کے قبضۂ قدرت سے خارج ہے؟ کونسی نعمت ہے جو اُس کے خزانے میں نہیں؟ کونسی مصیبت ایسی ہے جس سے نجات دینے پر اُسے قدرت نہیں۔؟

کیا آپ کسی کو راضی کئے بغیر اس کے خزانے سے کچھ حاصل کر سکتے ہیں؟ کسی انسان سے تو اُس کو راضی کئے بغیر کچھ نکلوانے کی صورتیں ہیں مثلاً چوری کرلیں،

ڈاکہ ڈال لیں، اُسے مجبور کر دیں!

مگر کیا یہ سب ترکیبیں خدا کی بارگاہ میں چل سکتی ہیں؟

نہ وہاں کسی کی چوری یا ڈکیتی کی مجال، نہ اُس کا مجبور ہونا ممکن؟

سب کا ایک ہی حل ہے کہ اُس کے خزانے سے اُس کو راضی کر کے سب کچھ حاصل کر لیں۔ جبھی اُس نے خود ہی قرآن میں فرما دیا ہے کہ:

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ج وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَ هُمْ بِاَ حْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (سورۂ نحل 97)

ترجمہ: جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحبِ ایمان ہو تو ہم اُس شخص کو پُرلطف زندگی دیں گے اور اُن کے اچھے کاموں کا اُن کو اجر دیں گے

اور اگر اُس نے نافرمانی کی تو اُس کے بارے میں بھی سورۂ طٰہٰ میں فرما دیا:

''جو شخص میری اِس نصیحت سے روگردانی کرے گا تو اُس کے لئے تنگی کا جینا ہو گا اور قیامت کے روز ہم اُس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب آپ نے مجھ کو اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ میں تو آنکھوں والا تھا تو ارشاد ہو گا کہ ایسے ہی تیرے پاس ہمارے احکام پہنچے تھے پھر تو نے اُن کا کچھ خیال نہ کیا تو ایسے ہی آج تیرا کچھ خیال نہ کیا جائے گا۔ اور اِس طرح اُس شخص کو ہم سزا دیں گے جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور واقعی آخرت کا عذاب بڑا سخت اور دیرپا ہے''۔ (سورۂ طہٰ۔ آیت 124 تا 127)

واضح طور پر پروردگارِ عالم نے فرما دیا کہ اب چاہے تمہیں دنیا بھر کی

سلطنت، جاہ وحشم، مال ودولت، عزّت ومنصب، اولاد وشہرت سب مل جائے مگر ہم نے قطعی طور پر طے کر رکھا ہے کہ تم جیسے نافرمان کے دل میں کبھی سکون نہ آنے دیں گے تمہیں انہی نافرمانیوں کی وجہ سے ہمیشہ پریشان ہی رہنا ہوگا۔

اِن تمام پریشانیوں کا حل کیا ہے؟

پروردگارِ عالم نے فرمایا:

جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیئے اُن کے لئے خوشحالی اور نیک انجام ہے۔

(سورۂ رعد آیت 29)

اب نیک اعمال سے کیا مراد ہے؟

کسی کو دھوکہ نہ ہو کہ چند مستحّبات کو انجام دے کر یا فقط زبانی تلاوت کر کے اِن پریشانیوں سے نجات مل سکتی ہے، گناہ چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

کوئی پریشانی آئے بس یہ تسبیح یا دعا یا یہ سورہ پڑھ لو بس کافی ہے۔نہ گناہوں سے بچنے کی ضرورت نہ حرام سے بچنے کی حاجت، خالق بھی خوش، شیطان بھی خوش، شیخ بھی خوش اور رند بھی خوش، دین بھی پاس ہے، دنیا بھی ہاتھ سے نہ جائے۔

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنّت نہ گئی

اِس جہالت میں بہت سے نیک طبیعت لوگ بھی مبتلا ہیں۔

یاد رکھیئے تمام پریشانیوں اور جہنّم سے نجات گناہوں کے ترک کرنے پر موقوف ہے۔کوئی شخص کوئی مستحب عبادت کتنی بھی زیادہ انجام دے لے، جب تک گناہ نہ چھوڑے گا جہنّم سے بچ نہیں سکتا۔

پیغمبرِ اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

’’قیامت کے دن بہت سی ایسی جماعتیں آئیں گی کہ جن کی نیکیاں بڑے بڑے پہاڑوں جیسی ہوں گی (لیکن پھر بھی) انہیں جہنّم میں پھینکنے کا حکم دیا جائے گا‘‘۔

صحابہ نے عرض کی یارسولؐ اللہ کیا نمازیوں کو بھی جہنّم میں پھینکا جائے گا؟

فرمایا ہاں؟ وہ نمازیں پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے اور رات میں بھی اُٹھ کر عبادت کرتے تھے مگر کوئی گناہ کا موقع سامنے آتا تو اُس پر فوراً جھپٹ پڑتے تھے‘‘۔

مالک فقط وظائف و اوراد سے راضی نہیں ہوتا:۔

وہ اپنے احکامات کی بجا آوری سے راضی ہوتا ہے۔ اگر کوئی واجبات کی ادائیگی میں غفلت کرتا ہے۔ خمس نہیں دیتا، مگر غریبوں کی مدد کرتا ہے، واجب حج نہیں کرتا مگر مسجد کی تعمیر میں چندہ دیتا ہے، ساتھ میں رشوت بھی لیتا ہے، کم بھی تولتا ہے، یا ملاوٹ بھی کرتا ہے، بندوں کے حقوق غصب کرتا ہے اور یقین کر بیٹھتا ہے کہ میں نے ایمان لانے کے بعد عملِ صالح کی شرط پوری کردی ہے، صدقہ دیتا توہوں، چندے دیتا توہوں، چند سورہ تلاوت کرتا توہوں، تو یہ شخص شیطانی دھوکہ اور فریبِ نفس کا شکار ہے۔

ایسے لوگوں کے بارے میں خداوند نے ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعاً

یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کی کرائی محنت سب اکارت ہوئی اور وہ (جہل کی وجہ سے) اِس خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں ہ

(سورۂ کہف آیت 104)

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

گناہوں کو ترک کرنا اور فرائض کو ادا کرنا اعمالِ صالحہ کی بنیاد ہے :

جو فرائض کو انجام دے گا اور گناہوں کو ترک کرے گا وہ خود بھی اذکار و وظائف کا عادی ہو جائے گا۔ ذکرِ محبوب کے بغیر وہ خود بھی رہ نہ سکے گا۔

گناہوں سے بچنا دوا ہے اور مستحّبات کی انجام دہی طاقت ور غذا کی طرح ہے۔ اگر مرض کا علاج نہ کیا جائے تو فقط مُقوّی غذائیں فائدہ نہیں دیتیں، بلکہ اُلٹا نقصان پہنچا دیتی ہے۔

گناہوں کا ترک ایک مضبوط تعمیر ہے اور نفل عبادات و مستحّبات اُس عمارت پر رنگ و روغن اور نقش و نگار ہیں۔ اگر بنیادیں مضبوط نہ ہوں تو صرف رنگ و روغن و نقش و نگار کام نہیں آسکتے۔ گناہوں سے توبہ اور دل کی صفائی ایک ریگ مال ہے اور مستحّبات اِس پر پالش کی طرح ہیں۔ میلا کپڑا اور زنگ آلود لوہا رنگ و روغن کو قبول نہیں کرتے۔ اُس رنگ میں نہ چمک آئے گی اور نہ ہی پائیدار ہو گا۔

بلکہ جب تک مَیل اور زنگ کو دور نہ کیا جائے کسی چیز پر رنگ کرنا اُس رنگ کی بے قدری ہے۔ جبھی مولانا رُومؔ فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: تیرے دل کے آئینہ میں اس لئے محبّت الٰہی کا عکس نظر نہیں آتا کہ اُس پر گناہوں کا زنگ چڑھا ہوا ہے۔ اُس پر سے ذرا زنگ کو صاف کر لو تو پھر تمہیں نورِ معرفت کا ادراک ہو گا۔

کیا اِن پریشانیوں میں ہمیں خدا نے مبتلا کیا ہے ؟

فرمایا:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِی النَّاسِ ......o

(سورۂ روم آیت 41)

خشکی وتری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں.....۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَ یَعْفُوْاعَنْ کَثِیْرٍo

اور تم کو جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیئے کاموں کے باعث ہے اور بہت سے تو وہ درگذر ہی کردیتا ہے۔ (سورۂ شوریٰ آیت 30)

جبکہ اپنی فرمانبرداری میں رہنے کا فائدہ یہ بیان کیا کہ

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَo (سورۂ آلِ عمران 139)

اور اگر تم پورے مؤمن ہو تو تم ہی غالب رہو گے

سورۂ نوحؑ میں فرمایا:

تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مال واولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ لگائے گا اور تمہارے لئے نہریں بہائے گا۔ (آیت 9 تا 12)

گناہوں کے ارتکاب سے وسعت کے بجائے رزق میں تنگی، امن کے بجائے خوف و خطرات اور پریشانیاں عام ہوجاتی ہیں:۔

وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً قَرْیَۃً کَانَتْ اٰمِنَۃً مُّطْمَئِنَّۃً یَّاْ تِیْھَا رِزْقُھَا رَغَداً مِّنْ کُلِّ مَکَانٍ فَکَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰہِ فَاَذَا قَھَا اللّٰہُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ o(سورۂ نحل آیت 112)

اور اللہ تعالیٰ ایک بستی والوں کی حالت بیان فرماتے ہیں کہ وہ بڑے اطمینان وامن میں رہتے تھے ان کے کھانے پینے کی چیزیں بڑی فراغت سے چاروں طرف سے اُن کے پاس پہنچا کرتی تھیں۔ سو انہوں نے ان نعمتوں کی بے قدری کی (یعنی خدا کی نافرمانی کی) اِس پر اللہ تعالیٰ نے اُن کی حرکات کے سبب ایک محیط قحط اور خوف کا مزا چکھایا۔

جبکہ اپنی فرمانبرداری کے سلسلے میں فرمایا کہ:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجاً وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ . (سورۂ طلاق آیت 3,2)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کے لئے نجات کی راہ نکال دیتا ہے اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ پر توکّل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے کافی ہے۔

ایک دفعہ رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا:

"میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اُس پر عمل کریں تو وہ پریشانی سے نجات کے لئے کافی ہو جائے اُس کے بعد حضورؐ نے اِس آیت کی تلاوت کی:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا. (سورۂ طلاق آیت 4)

اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ہر کام میں آسانی کردے گا۔

قبولیتِ دعا میں بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے:۔

مؤمن کو سمجھ جانا چاہیئے کہ جب میں نے اپنے رب سے محبّت کا تعلّق برقرار کر رکھا ہے، تو اگر کبھی نافرمانی ہو بھی جائے تو بھی میں فوراً توبہ کر کے اُس کی رضا حاصل

کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔اور یہ بات یقینی ہے کہ اُسے اپنی مخلوق سے شدید محبّت ہے وہ میرے حالات کو بھی خوب جانتا ہےاور پریشانیوں کو زائل کرنے کی قوّت بھی رکھتا ہےاُس کے باوجود بھی میرے حالات فوراً تبدیل نہیں ہورہے پھر کیا بات ہے؟

اِس میں ضرور میرا ہی کوئی فائدہ ہے۔جیسے ماں اپنے بچّے کو نقصان دہ چیز کھانے نہیں دیتی۔بچّہ چیختا چلاّ تا ہے۔مگر ماں سمجھتی ہے کہ نقصان دہ ہے، وہ نہیں دیتی۔آپ کا ہمدرد ڈاکٹر کسی بیماری میں آپ کو پرہیز بتا تا ہے مرغّن غذا کھانے نہیں دیتا کیونکہ نقصان ہوجائے گا۔

ڈاکٹر حضرات تو فقط زبانی طور پر روکتے ہیں کہ دیکھو قورمہ نقصان دہ ہے مت کھانا۔مگر پروردگار کو اپنے بندوں سے محبّت شدید ہے، ڈاکٹر تو انجکشن لگا تا ہے، آپریشن کرتا ہے، مریض سب کچھ برداشت کرتا ہے، اِس خیال سے کہ یہ سب ڈاکٹر میری دشمنی میں نہیں کررہا بلکہ میری خیر خواہی میں کررہا ہے۔حالاٰنکہ وہ پیسے بھی لیتا ہے۔اس کی محبّت بھی مشکوک ہے، اس کا کمال بھی مشتبہ ہے، اس کی تشخیص بھی ناقص ہے۔مگر اللہ کی اپنے بندوں سے محبّت کامل ہے، اُس کی حکمت اُس کی مصلحت بھی کامل ہے۔جو کچھ اُس کی طرف سے ہوتا ہے اُسی میں بہتری ہے، ماں اور ڈاکٹر کی محبت اور علم بھی ناقص ہے مگر اللہ کی محبّت وعلم کامل ہے۔اُسے خوب معلوم ہے کہ مجھے اپنے بندے کو کب اور کیا عطا کرنا ہے۔

بندۂ مؤمن کو اتنا ناشکرا نہیں ہونا چاہیئے کہ ذرا مصیبت وپریشانی آجائے تو فوراً غم وغصّہ شروع کردے۔

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

حضرت لقمانؑ پہلے غلام تھے، اُن کے آقا نے ایک دفعہ کہا کہ باغ سے ایک ککڑی لاؤ۔ لقمانؑ جب لے کر آئے تو آقا نے کہا! پہلے تم کھاؤ۔ انہوں نے کھانا شروع کی تو خوب مزے سے کھا رہے تھے اور واہ سبحان اللہ، واہ سبحان اللہ کہہ رہے تھے جیسے بڑی مزیدار ہو۔ جب مالک نے کھائی تو سخت کڑوی نکلی، پوچھا کہ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا؟ یہ تو سخت کڑوی ہے۔

لقمانؑ نے ہمارے جیسے کم معرفت لوگوں کی تعلیم کے لئے فرمایا:

''جس آقا کے ہاتھ سے ہزاروں میٹھی چیزیں کھائی ہیں اگر اُس کے ہاتھ سے ایک چیز کڑوی مل گئی تو کیا اُس پر منہ بناؤں''۔

بہت سے افراد کو آپ نے بھری بس میں ڈنڈا پکڑ کر لٹکتے دیکھا ہوگا۔

وہ سمجھتے ہیں کہ دو چار منٹ کی بات ہے لٹک کر گزارا کرلو، اس طرح سے سوچنا لٹکنے کو آسان کردیتا ہے۔ سفر میں جب کبھی دو آدمیوں کا نشست پر جھگڑا ہوتا ہے تو بزرگ یہی سمجھاتے ہیں کہ میاں سفر ہے گزارا کرلو تھوڑی دیر کی بات ہے سفر ختم ہو ہی جائے گا۔

بس یہی معاملہ آخرت کا بھی ہے جسے آخرت کی فکر ہوتی ہے، اس کی بصیرت کھلتی چلی جاتی ہے اور اللہ سے اُس کا تعلّق مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔ سمجھ جاتا ہے کہ دنیا عارضی ہے یہاں لٹک کر گزارا کرلو۔ یہاں اگر عزّت، دولت، اولاد، منصب، جمال وکمال ہے تو اُس کے برعکس فقر، اَفلاس، مرض، پریشانی اور مصیبت بھی ہے۔ اللہ کا بندہ دونوں حالتوں میں یہی سمجھتا ہے کہ یہاں کی راحت ونعمت پر اتراؤ نہیں اور تکلیف ومصیبت سے گھبراؤ نہیں۔

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

اسلئے کہ یہ ہے ہی مختصر مدّت کے لئے، گزر ہی جائے گی، یہ وقت ختم ہوجائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی شروع ہوجائے گی۔ ....

والسّلام ادارہ

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim